بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران ع ۱۹)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۲۲ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اٹھانے کیلئے ہر وقت تیار رہو۔

جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا

"ایسے لوگ جو جنتروں اور منتروں اور ٹوٹکوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں دین کے لئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے۔ اصل میں جھوٹے قصوں اور کہانیوں نے ان لوگوں کو بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ایسی باتوں سے انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ دین ایک ایسی چیز ہے جو جنتروں منتروں اور تعویذوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے ان لوگوں نے بعض بعض ریاضتیں بھی مقرر کی ہوئی ہیں جن پر عمل کرنے سے کہتے ہیں قلب جاری ہو جاتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے لطائف میں سے ایک ذکر ارہ بھی ہے کہ جس کا نتیجہ آخر میں سل ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھا ہے جیسے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (۹۱/۱۰) اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ ہی راضی ہو جاوے کوئی دوئی نہ رہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دُوری یا جدائی نہ رہے۔

یہ تھوڑی سی بات نہیں یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانوں کے بعد طے ہوا کرتی ہے۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو صحابہ رضؓ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی نماز سے انہوں نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور اخلاص کا ہے۔ اگر تم میں بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو جو تم سے پہلوں نے حاصل کئے تھے۔ چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۴۴۷/۴۴۸)

اخبار احمدیہ

165

-- ربوہ ۲۱ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

-- ماریشس سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں مختلف شہروں میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں مساجد پر بھی حملے کئے جا رہے ہیں۔ ماریشس کو عنقریب آزادی ملنے والی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہاں کے باشندے آپس میں لڑنے جھگڑنے کی بجائے مل جل کر ملک کی تعمیر نو میں حصہ لیں۔ اور اپنے لئے دنیا کی برادری میں عزت کا مقام حاصل کریں۔ اور یہ آزادی اسلام کے لئے خوش آئند ہو۔

احباب جماعت کی خیر و عافیت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

-- میری بھتیجی عزیزہ قیصرہ سعیدہ بیگم صاحبزادہ مرزا اطہر احمد صاحب کا کرنل سمیع کے کلینک میں بمقام لاہور ۵ فروری کو اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے اور عزیزہ روبصحت ہو رہی ہیں۔ تاہم ہنوز بے حد نقاہت ہے۔ اور ڈاکٹروں نے سفر کرنے اور زیادہ چلنے پھرنے سے منع کیا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد خان آف مالیر کوٹلہ ولد کرنل اوصاف علی خان صاحب مرحوم)

-- والد محترم حضرت شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ گزشتہ دو اڑھائی ماہ سے علیل ہیں۔ درمیان میں خدا کے فضل سے افاقہ بھی ہو گیا تھا لیکن چند سالانہ کے بعد علالت پھر بڑھ گئی اور لاہور ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ وہاں خدا کے فضل سے کچھ افاقہ ہوا۔ اب پھر چند دنوں سے طبیعت زیادہ کمزوری کی طرف مائل ہے۔ اور گزشتہ تین دن سے بخار بھی ہونے لگا ہے۔ احباب والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ مبارک احمد سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

-- خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی عزیز ڈاکٹر عبدالشکور صاحب غنی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈی سی پی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام منصورہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(عبدالرشید غنی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۸ء

اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کے بغیر اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا

(۲)

خلافت راشدہ کا نظام وہ ہے جس کے عوام اور حکام خدا پرست ہوں جو دین کے احکام کو پوری طرح مانتے تسلیم کرتے اور انہیں نافذ کرتے ہوں جہاں ایمان و تسلیم و رضا کا محور اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس ہو۔ جہاں خدا تعالیٰ کا دیا ہوا نظام یا لائحہ حیات ہی فرد اور ریاست کا راہنما ہو۔ دوسرے لفظوں میں جہاں عوام اور حکام متقی ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس کی وضاحت شروع ہی میں کر دی ہے۔ فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں، کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر (قائم) ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آئی) ہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوا کہ چونکہ حکومت بھی انسانوں ہی کی زندگی کا ایک شعبہ ہے۔ اس لئے نہ صرف عوام بلکہ حکام بھی متقی ہونے چاہئیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسا نظام غیر متقی حکام کے ذریعہ قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسے نظام کے قیام کے لئے نری خواہشات سے جن کے پیچھے ایمان بالغیب اعمال صالحہ ایمان بالرسالت اور ایقان بالآخرۃ نہ ہو قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو لوگ ایسا نظام قائم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہیں پہلے ایسے لوگوں کی کم از کم اکثریت پیدا کرنی چاہیئے جو اس معیار پر پورے اترتے ہوں۔ اگر اس سے پہلے کسی مملکت میں ایسا نظام ٹھونسنے کی کوشش کی بھی جائے۔ تو لازماً اسے نہ صرف ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ بلکہ وہ اسلام کو نعوذ باللہ سخت نقصان پہنچانے کا موجب ہو سکتی ہے:

اس طرح سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ایسے عوام اور حکام جو قرآن کریم کے معنی میں متقی کہلا سکتے ہوں۔ ایمان باللہ ایمان بالرسالت اور ایقان بالآخرۃ کوئی بکاؤ مال نہیں ہے۔ کہ بازار سے خریدا جا سکے۔ اور نہ یہ کوئی دکھاوے کی چیز ہے کہ جس کی بنیاد کسی بھی حقیقت پر قائم کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ (باقی)

ہر دم تصوّرات میں تو میرے پاس ہے

ہر دم تصورات میں تو میرے پاس ہے
پھر بھی نہ جانے کیوں یہ مرا دل اداس ہے

کرتا ہو غلطیاں بھی یہ ہوش و حواس میں
کیا میرے اختیار میں ہوش و حواس ہے

میرا خزانہ دفن ہے تحت الشعور میں
جو کچھ مرے شعور میں ہے اقتباس ہے

میں خوب جانتا ہوں مجھے کوئی حق نہیں
میری تو آپ سے فقط اک التماس ہے

تنویر ہے دعا کا سہارا مجھے بڑا
ورنہ کسی سے آس ہے کوئی نہ یاس ہے

تنویر

مرزا شکر علی صاحب آف قلعہ لچھمن سنگھ لاہور کی افسوس ناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم مرزا شکر علی صاحب مکان ۳۷ گلی نمبر ۲۲ پرانی آبادی قلعہ لچھمن سنگھ ایک خطرناک حادثہ میں زخمی ہونے اور بظاہر کامیاب اپریشن کے بعد مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء کو ۳ بجے صبح میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا جنازہ اسی روز لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت محترم مولانا ابوالعطا صاحب فاضل نے اسی روز مغرب کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر مکرم مولوی قمرالدین صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پیغام حق کی اشاعت کا بے پناہ جوش ان میں پایا جاتا تھا۔ اور ایک لحاظ سے انہوں نے اس راہ میں اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے ایک بیوہ اور پانچ چھوٹے بچے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ جو سب نوعمر ہیں اور سردست ان کے گزر اوقات کی صورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی سہارا نہیں

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ مرزا شکر علی صاحب مرحوم کی بلندی درجات اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ دعا بھی کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے غمزدہ اور بے سہارا بیوی بچوں کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

(خاکسار ناصر محمد ابراہیم مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور)

166

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

تقریر حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ مدظلہا العالی برموقع جلسہ سالانہ احمدی خواتین

(۲)

تربیتِ اولاد ماؤں کی اہم ذمہ داری ہے

اس لئے ضرورت ہے کہ مائیں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ نگرانی رکھیں کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے دوسرے طالبعلموں کی صحبت میں ان برائیوں کا شکار نہ ہو جائیں جن کی رَو میں بہتی ہوئی آج ہزاروں لڑکیاں نظر آ رہی ہیں۔ صُحبت کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ ماؤں کا سب سے بڑا فرض اولاد کی تربیت ہے ان کو سچا مسلمان بنانا ہے جس کا پہلا قدم تقویٰ ہے۔ بچپن اور نوجوانی کی عمر میں چھوٹی چھوٹی بُرائیوں۔ بُری صُحبت اور فضولیات سے علیحدہ رکھا جائے تو آہستہ آہستہ ان کے دلوں پر نیکی کا گہرا اثر پڑنا شروع ہو جائے گا جس کی جڑیں آہستہ آہستہ گہری ہوتی جائیں گی۔ لڑکیوں اور عورتوں میں نامناسب اور برہنہ لباس بھی تقویٰ کے خلاف ہے شروع میں نہایت تنگ لباس بغیر آستین قمیص شروع ہوتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ عورتوں کی مجلس میں ہم ایسا لباس پہنتی ہیں کیا حرج ہے کیا بُرائی ہے! لیکن یہی بُرائی آخر ان کو لے ڈوبتی ہے اور وہ جو سمجھتی تھیں کہ صرف لباس اپنے شوق کا پہن لیا کل کو وہ بچیاں بے پردگی اختیار کر کے اللہ تعالےٰ اور قرآن کے حکم کو توڑنے والیاں بن جاتی ہیں۔ پس میری بہنو! اللہ تعالےٰ کا خوف اصل چیز ہے کہ دل ڈرتا رہے ہر وقت کہ خدا تعالےٰ کے کسی حکم کی نافرمانی مجھ سے نہ ہو جائے۔ جب انسان نافرمانی کے مقام سے اپنے آپ کو پرے رکھے گا تو بہت سے گناہوں سے خود بخود بچ جائے گا۔

دوسرا اصول جو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے وہ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ ہے۔ ایک دو یا چند انسانوں کی اصلاح سے مثالی معاشرہ پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ہر انسان دوسرے کی اصلاح کی ذمہ داری نہ اٹھائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت کے متعلق بیان کرتی ہوں:۔

عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا۔

(مسلم)

حضرت امّ کلثوم رضؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے میں لگا رہتا ہے یا بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔

صَلْحَ۔ فساد کی ضد کا لفظ ہے یعنی آپس میں ہر مسلمان کے دوسرے سے ایسے تعلقات ہوں جن میں کسی قسم کا فساد واقع نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِہِمْ وَ تَوَادِّہِمْ وَتَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّہَرِ۔

(بخاری و مسلم)

تو مومنوں کو اُن کی باہمی شفقت محبت اور ہمدردی میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب اس کا ایک عضو دُکھ میں ہوتا ہے۔ تو باقی سارا جسم بھی اس کے باعث بے خوابی اور بخار کی وجہ سے بے قرار ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پھر سے مسلمانوں کو سچّا اور حقیقی مسلمان بنانا تھا۔ جو نمونہ بنیں قرآن مجید کی تعلیم کا اور ان کے ذریعہ ہر احمدی دوسرے احمدی سے ایسی محبت اور شفقت کرنے والا ہو کہ اس کے بہن یا بھائی کا دُکھ اس کا اپنا دُکھ اور اس کے بھائی یا بہن کی تکلیف اس کی اپنی تکلیف ہو۔ وہ تکلیف جو اس کے بھائی یا بہن کو پہنچی ہو خواہ جسمانی ہو یا روحانی خود اس کو بے قرار کر دے اور اپنے بھائی یا بہن کی تکلیف کو دُور کرنے اور اس کی اصلاح کرنے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرے ظاہری تدابیر سے۔ ہمدردی سے۔ نصیحت سے اور دعا سے۔ یہی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی۔ فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلےٰ درجہ کی بات ہے کہ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔۔۔۔۔"

"مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۸)

کوئی احمدی عورت غیبت نہ کرے

ایسے معاشرہ اور سوسائٹی کے قیام جہاں صلح ہی صلح ہو اور کوئی فساد نہ ہو کے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ کوئی احمدی عورت دوسری کی غیبت نہ کرے۔ اس کے حالات کا تجسّس نہ کرے اور کسی پر کوئی بہتان نہ لگائے۔ کسی پر بدظنی نہ کرے۔ یہی تعلیم قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دی ہے فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔

(سورۂ حجرات)

(ترجمہ) اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کو حقیر سمجھ کر اُن سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں ممکن ہے کہ وہ دوسری عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد طاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی بُرے نام کا مستحق بنا دیتا ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہو گا۔ اے ایمان والو! بہت سے گناہوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اور اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے) تو تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیات بھی بتاتی ہیں کہ معاشرہ میں سے وہ برائیاں جو معاشرہ کا حصہ بن چکی ہیں اور عورتوں میں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں تقوے کے نتیجہ میں دُور ہو سکتی ہیں اور وہ برائیاں غیبت، بہتان لگانا۔ تجسس کی عادت۔ بدظنی اور تکبر ہیں۔ تکبر کے نتیجہ میں ایک عورت دوسری پر طعن کرتی یا بُرے ناموں سے پکار سکتی ہے۔ ورنہ خوفِ خدا رکھنے والی خدا تعالےٰ کی مخلوق سے محبت کرنے والی ایک عورت کبھی دوسری عورت کو حقیر نہیں سمجھ سکتی۔ غیبت کرنے سے ایک دوسرے پر سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے وہ ہمدردی جو ایک کو دوسرے سے ہونی چاہیئے باقی نہیں رہتی۔ جس کی وجہ سے قوم کی ترقی رُک جاتی ہے اور کینہ عناد آپس میں ایک دوسرے کے لئے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ..... اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔"

(کشتی نوح)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

دعوتِ ولیمہ

مؤرخہ ۱۷ فروری ۶۸ء کو مکرم جمعدار غلام رسول صاحب آف کویت نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں اپنے بیٹے رفیق احمد صاحب ضیاء (پی۔ آئی۔ اے کراچی) کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب اور بزرگانِ سلسلہ شامل ہوئے۔

مکرم رفیق احمد صاحب ضیاء کا نکاح ۱۶ فروری کو بعد نماز عصر مسجد فضل منڈی میں مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب نے سعیدہ خانم صاحبہ بنت محترم عبداللہ خان صاحب افغان مرحوم کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ربوہ ـــــ فضلِ عمرؓ کی بستی

فضلِ عمر کی بستیٔ ذی شان دیکھئے
بارانِ فضلِ ایزدی ہر آن دیکھئے

آباد مسجدیں ہیں جبینوں پہ نُور ہے
ہر دل میں آکے الفتِ قرآن دیکھئے

ذکرِ خدا کے واسطے ہے وقف ہر زباں
پیر و جواں کا عالمِ عرفان دیکھئے

اعداء سے خوف ہے نہ احبّاء پہ انحصار
بس اِک خدا کی ذات پہ ایقان دیکھئے

دستِ دُعا ہے اور جبینِ نیاز ہے
دُنیا کو رام کرنے کے سامان دیکھئے

بیدار کرکے غرب کو آیا ہے جو ابھی
اس دورِ حاضرہ کا وہ لقمان دیکھئے

قدوسیوں کا قافلہ ہے خیمہ زن یہاں
جس کا امیر حافظِ قرآن دیکھئے

دینِ محمدی کا ہے "ناصر" وہ شہسوار
ہے ساتھ جس کے لشکرِ رحمان دیکھئے

یہ وہ زمیں ہے جو کہ بے آب و گیاہ تھی
شاداب اس کو آج بصد شان دیکھئے

مُمکن نہ تھا مقام کرے آدمی جہاں
اَب واں مسیحِ پاک کے مہمان دیکھئے

اِک برگِ سبز کو بھی ترستی تھی یہ زمیں
اَب اس میں دِلفریب گلستان دیکھئے

پھل اور پھول دیکھئے ہر قسم کے یہاں
ربوہ کے دفتروں کے ذرا "لان" دیکھئے

نرگس بھی ہے گلاب بھی ہے موتیا بھی ہے
پھولوں کے جابجا یہاں بُستان دیکھئے

شبیر ایک دشت ہے جنّت نشان آج
ابنِ مسیحِ وقت کا فیضان دیکھئے

شبیر احمد (وکیل المال اوّل)

167

تاریخ دانی کے عجیب و غریب کرشمے

ہندو محققین کی "تحقیق پسندی" کی چند دلچسپ مثالیں

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

(۲)

بھارتی لوک سبھا کا دعویٰ قبر مسیح کی نسبت

اسی طرز کے نام نہاد مورخین و محققین کے پول کھلنے پر پچھلے دنوں بھارتی لوک سبھا میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ یسوع مسیح کی قبر مقبوضہ کشمیر میں نہیں ہے اس ضمن میں مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندو تاریخ سازی کے کارخانے میں ڈھلی ہوئی یہ خبر جونہی پاکستانی پریس میں آئی پاکستان کے بعض اصحاب نے جو فن پراپیگنڈہ کے مشاق شتعال انگیزی کے خوگر اور شہرت و ناموری کے بھوکے ہیں اس بیان کو ایک آسمانی سند اور حرف آخر کی حیثیت دیتے ہوئے حسب ایک الشہادۃ شائع کر دیا۔ جس میں "بھارتی محققین" کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

"یہ تردید انڈیا حکومت کے ماہرین نے پوری تحقیق کے بعد کی ہے"

ملا نادری کی ناقابل تردید شہادت

"اس تردید کے مقابل (اگر اُن متعدد دلائل و شواہد سے قطع نظر جو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں بکثرت موجود ہیں) فقط کشمیر کے قدیم مسلمان مورخ ملا نادری کی تاریخ کشمیر ہی کو لے لیا جائے تو بھارتی ماہرین" کی شان تحقیق بے نقاب کرنے کے لئے کافی ہے۔ ملا نادری کی یہ کتاب ۱۳۷۸ء سے لیکر ۱۴۱۶ء تک کے زمانہ کی تصنیف ہے اور اسمیں ملا نادری لکھتے ہیں (اردو ترجمہ از فارسی) یعنی راجہ اکھ کے معزول ہونے کے بعد اس کا بیٹا راجہ گوپانند گوپادت کا نام اختیار کر کے حکمران ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں بہت سی عمارات تعمیر ہوئیں کوہ سلیمان کی چوٹی پر ایک شکستہ گنبد تھا اپنے وزیروں میں سے ایک شخص سلیمان نامی کو جو پارس سے آیا تھا اس کی تعمیر کے لئے مقرر کیا ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ وہ ملیچھ ہے۔ اس وقت حضرت یوز آصف بیت المقدس کی جانب سے وادی اقدس (کشمیر) کی طرف مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ شب و روز عبادت باری تعالیٰ میں مشغول رہے تقویٰ اور پارسائی میں اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی طرف پیغمبر مبعوث قرار دیا اور دعوت خلائق میں مصروف ہو گئے چونکہ خطہ کشمیر کے لوگ آنحضرت (یوز آصف) کے عقیدتمند تھے۔ راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض اُن کے سامنے پیش کیا اور آنحضرت کے حکم سے سلیمان کو جسے ہندوؤں نے سنہ بیان کا نام دیا گنبد مذکور کی تکمیل کی (سال ۳۴ء) اور اس نے گنبد کی سیڑھیوں پر لکھا اس وقت یوز آصف نے دعویٰ پیغمبری کیا ہے اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر یہ عبارت لکھی وہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہے (ملا نادری لکھتے ہیں) ہندوؤں کی ایک کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ آنحضرت بعینہٖ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور یوز آصف بھی نام اختیار کر لیا تھا (والعلم عند اللہ) اور آپ نے اپنی عمر یہیں بسر کی اور وفات کے بعد الزمرد میں دفن ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضرت کے روضہ پر انوار نبوت جلوہ گر ہوتے ہیں راجہ گوپادت نے ۲۰ سال دو ماہ حکومت کرنے کے بعد وفات پائی۔ (عکس کے لئے ملاحظہ ہو خواجہ نذیر احمد صاحب کی کتاب Jesus in Heaven on earth صفحہ 382)

برصغیر پاک و ہند کے ایک عالم محمد جمیل احمد صاحب نے اپنی کتاب (انبیائے قرآن (جلد سوم صفحہ ۳۴۶) میں سرینگر کے محلہ خانیار کی قبر مسیح کی نسبت حال ہی میں لکھا ہے کہ:۔

"اس قبر کے سلسلہ میں تاریخ اعظمی کا مصنف لکھتا ہے لوگ اس کو کسی نبی کی قبر بتاتے ہیں وہ کوئی شہزادہ تھا اور دوسرے ملک سے یہاں آیا"

"اکمال الدین" میں حضرت مسیح کے سفر کا تذکرہ

ملا نادری کی تاریخ کشمیر کے علاوہ شیعوں کی ہزار سالہ قدیم و معتبر کتاب اکمال الدین میں بھی حضرت مسیح کے سفر کشمیر کا واضح ذکر ملتا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ یوز آصف پھرتے پھرتے اس ملک میں پہنچے جسے کشمیر کہتے ہیں اور اس ملک کے طول و عرض میں پھرتے رہے اور اپنی باقی زندگی وہیں گذاری یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے مادی جسم چھوڑ کر نور اعلیٰ کی طرف پرواز کی مگر اپنی وفات سے پہلے اپنے ایک حواری لعباد کو نام لیکر بلایا جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا اور آپ کے تمام معاملات میں دخیل تھا انہوں نے اس پر ظاہر کر دیا کہ ان کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آ چکا ہے دیکھو اپنے فرائض انجام دیتے رہنا اور سچائی سے منہ نہ پھیرنا اور باقاعدہ نماز پڑھتے رہنا تب لعباد کو انہوں نے کہا ان کے اوپر ایک قبر بنا دی جائے تب انہوں نے پیر مغرب کی طرف پھیلائے اور سر مشرق کی طرف کیا اور فوت ہو گئے خدا ان پر رحمت کرے"

(ترجمہ اکمال الدین" مطبوعہ ایران)

علامہ رشید رضا اور مزار عیسیٰ علیہ السلام

"اکمال الدین" اور اس نوع کی دوسری مستند و معتبر شہادتوں کی بنا پر مشرق وسطیٰ کے نامور عالم اور مفتی مصر محمد عبدہ کے تلمیذ خاص علامہ رشید رضا مدیر المنار صاحب نے متعدد بار اس نظریہ کا اظہار کرنے پر مجبور ہوئے کہ "فقد اراد الی الھند و موتہ فی ذالک البلد۔ لیس ببعید عقلاً و نقلاً" (رسالہ المنار جلد ۹ ص ۹۰) یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا ہندوستان میں ہجرت کر کے شہر سرینگر میں وفات پانا عقل و نقل سے بعید نہیں ہے۔

عیسائی دنیا میں زبردست ہیجان

حق یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر کشمیر اور سرینگر کے محلہ خانیار میں تدفین تاریخ کی مستند شہادتوں کی رو سے یقیناً ایک واضح حقیقت بن چکا ہے جس نے دنیائے عیسائیت میں بھی زبردست ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک زمانہ وہ تھا جب کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے شروع شروع میں قبر مسیح کا انکشاف فرمایا۔ چونکہ اس نظریہ کی براہ راست کاری ضرب عیسائیت پر پڑتی تھی اور ان کا عقیدہ الوہیت مسیح اس سے پاش پاش ہو جاتا تھا۔ اس لئے سب سے زیادہ مزاحمت بھی الٰہی کی طرف سے ہوئی چنانچہ پادری اکبر مسیح صاحب نے اس کے رد میں لاہور کے رسالہ "ترقی" (۱۹۰۳ء) میں محلہ خانیار کی قبر کی نسبت کہا کہ یہ دراصل چبوترہ ہے چنانچہ انہوں نے لکھا۔ بعض عیار تکیہ دار جہلا کے سامنے مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مقام پر کسی ولی یا شہید کا مزار ظاہر ہو گیا۔ تاکہ عورتیں منتیں ماننا اور چادریں چڑھانا شروع کر دیں۔ یہ خان یار کا چبوترہ گویا جناب مرزا جی صاحب امامت اور مہدویت کی اساس ناسپاس ہے"

پادری اکبر مسیح صاحب نے یہ الفاظ ۱۹۰۳ء میں لکھے اور پنجاب ریلیجس سوسائٹی نے ان کے سلسلہ مضامین کو "حضرت عیسوی" کے نام سے شائع کیا۔ خدا کی قدرت ابھی نصف صدی اس کتاب پر نہیں گذری کہ اس سوسائٹی نے ایک دوسرے پادری خورشید عالم صاحب چرچ مشنری سوسائٹی گوجرہ کی ایک کتاب "بشارت والہند و پاکستان" شائع کی جس میں محلہ خانیار کی قبر مسیح کے متعلق جسے ان کے پیشرو پادری اکبر مسیح صاحب نے محض چبوترہ قرار دیا تھا۔ . . . . . حسب ذیل اعلان کیا ہے کہ:۔

"محلہ خانیار میں جو مزار عیسیٰ ہے اور عیسیٰ خبیل یہ مقدس توماتی اس اہم کا ہی صحیح نتیجہ ہو سکتے ہیں جیسے ایسو کا مترادف و معرب لفظ ہے اور یہ نام اول عیسوی میں عام مستعمل تھا (صفحہ ۱۲)

گویا اب صرف یہ کہنا باقی ہے کہ اس قبر میں سچ مچ ہمارے خداوند یسوع مسیح ہی آرام فرما رہے ہیں۔

دعا

خدا کرے کہ عیسائیت کے مناد اپنے مزعومہ خدا کی وفات اور کشمیر میں تدفین کا جلد از جلد کھلا اقرار کرنے کے بعد یہ اعلان کر دیں کہ

"اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

فریضہ زکوٰۃ ـــــ اور ـــــ احمدی مستورات

زکوٰۃ کی فرضیت اور اہمیت کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں مضمون شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اس نوٹ کے ذریعہ خاص طور پر احمدی مستورات کو مخاطب کرنا مقصود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قومی اور ملی کاموں میں احمدی خواتین کبھی بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں اور ہماری مستورات ہمیشہ دین کے لئے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی رہی ہیں۔ تاہم مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے بعض اوقات غفلت ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور مناسب خیال کیا گیا ہے کہ مستورات کو خاص طور پر مخاطب کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق مستورات کو توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔ زکوٰۃ سب مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔ خواہ عورتیں ہوں یا مرد اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔ وہ مستورات جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کرتیں۔ ان کے متعلق احادیث میں سخت وعید آئی ہے۔

نصاب کی مقدار ۵۲½ تولہ چاندی یا اسکی مالیت کے کرنسی نوٹ یا نقدی یا اس کی مالیت کے برابر سونا (خواہ بصورت زیور ہوں) ہے۔ یہ اشیاء خواہ بنک میں ہوں یا اپنے گھر میں۔ ان پر ایک سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ایسے زیور جو اپنے استعمال میں ہوں وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔ جو کبھی استعمال میں نہیں آتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔ . . . "جو زیور بنایا جائے اور استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں سے زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ (بحوالہ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ)

مرکزیہ لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ وہ جملہ خواتین کو ان مسائل سے آگاہ کریں۔ اور جن پر زکوٰۃ واجب ہو ان کو تحریک کریں کہ وہ اپنے پر واجب زکوٰۃ مرکز کے سلسلہ میں جلد بھجوا دیں۔ تاکہ یہ رقوم امام وقت اپنی نگرانی میں مستحقین میں تقسیم فرما سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خالی آسامیاں محکمہ زراعت غلام محمد بیراج پروجیکٹ حیدرآباد

ذیل کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ درخواستیں بنام ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت غلام محمد بیراج پروجیکٹ حیدرآباد کے نام ۲۵-۲-۶۸ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

	خالی آسامی	عمر	قابلیت
۱۔	ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت	۲۱ تا ۳۲ سال	بی ایس سی زراعت کم از کم سیکنڈ ڈویژن تجربہ کم از کم ۳ سال زراعتی اور اقتصادی مارکیٹنگ میں ـــ یا بی۔ ایس۔ سی زراعت (آنرز) یا فرسٹ ڈویژن۔
۲۔	شماریات کا انوسٹی گیٹر (محقق)	۱۸ تا ۲۵ سال	شماریات میں بی اے یا ریاضی میں مع شماریات کسی یونیورسٹی سے۔
۳۔	اکاؤنٹنٹ	"	ایس بی ایس یا کامرس گریجویٹ تجربہ دو سال
۴۔	فیلڈ اسسٹنٹس	"	میٹرک۔ جسکے پاس ٹریننگ سرٹیفکیٹ کسی منظور شدہ سکول کا
۵۔	فٹر	"	منظور شدہ ادارے کا سرٹیفکیٹ
۶۔	ایکسکاویشن	"	"
۷۔	سٹینو ٹائپسٹ	"	میٹرک، رفتار ۸۰ الفاظ فی منٹ
۸۔	"	"	" " ۳۵ الفاظ "
۹۔	مکینکس	"	منظور شدہ ادارے کا سرٹیفکیٹ

(پ۔ ف۔ ۶۸/۲/۱۵)

(ناظر تعلیم)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۵۶۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ علی پور بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۵۷۔ محترمہ طاہر صدیقہ صاحبہ حیدرآباد بذریعہ " " " انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۵۸۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ چک ۳۳ ضلع سرگودھا بذریعہ " " " کانٹے طلائی ایک جوڑی
۲۵۹۔ محترمہ بدر النساء صاحبہ " " بذریعہ " " " انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۶۰۔ محترمہ مسعودہ بیگم اعجاز احمد صاحب بذریعہ " " " انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خریداران خالد و تشحیذ کیلئے ضروری اعلان

رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے سلسلہ میں بعض انتظامی مجبوریوں کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جن خریداروں کا چندہ وصول ہو چکا ہے یا ابھی ختم نہیں ہوا۔ صرف ان کے نام رسالہ پوسٹ کیا جائے اور بقایا داروں کی طرف سے جب تک رسالہ جاری کرنے کی اطلاع ہو از سر نو تحریر اور ساتھ ہی سالانہ چندہ موصول نہ ہو۔ ان کے نام رسالے کی ترسیل روک دی جائے اس لحاظ سے بہت سے دوست جن کے نام رسالہ جاتا تھا متاثر ہوں گے۔

دوسرے ریکارڈ کو از سر نو ترتیب دینے کی وجہ سے ممکن ہے بعض دوستوں کا رسالہ سہواً چندہ کی ادائیگی کے باوجود رہ گیا ہو امید ہے ایسی صورت میں وہ جلد از جلد منیجر رسالہ تشحیذ و خالد کو اپنے عندیہ سے مطلع فرمائیں گے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء)

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ٹائپسٹ کلرک کی فوری ضرورت

ایک ایسے ٹائپسٹ کلرک کی فوری ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں خود ڈکٹیشن لے کر ڈرافٹ تیار کر کے ٹائپ کر سکتے ہوں۔ گریجویٹ کو ترجیح دی جائے گی۔ رفتار ۴۰ سے اوپر ہونی چاہیئے۔ تنخواہ ۲۵۰/- ماہوار۔ خواہشمند حضرات جلد اپنی درخواست ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ (مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص عنایت نامی جس کی ایک آنکھ میں سفیدی (پھولا) ہے۔ عمر قریباً چالیس سال اچھا لمبا اونچا جوان ہے اپنی سابقہ رائش پھیرو چیچی متصل قادیان اور حال سچا سودا متصل چوہر کانہ منڈی بتلاتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی اور صحابی کا بیٹا ظاہر کرتا ہے۔ مختلف بہانوں سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہ سیالکوٹ کی طرف گیا ہے۔ احباب ہشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ایوانِ محمود

168

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے -/۳۱۳ روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی تھی جملہ معطی حضرات کی بارہویں قسط بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی قابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا اوّلین فرصت میں وعدہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات مع پتہ	مقام	رقم
۱	مکرم حبیب اللہ صاحب بٹ	کراچی	۳۱۳ روپے
۲	" سلطان احمد صاحب طاہر	"	۳۱۳ "
۳	" چوہدری غلام احمد صاحب	"	۳۱۳ "
۴	" رشید احمد صاحب محمود	"	۳۱۳ "
۵	" مسعود احمد صاحب خورشید	"	۳۱۳ "
۶	" مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر منجانب پسران نمرداد صاحب شمس داد صاحب	"	۳۱۳ "
۷	" عبدالواحد صاحب صحابی	"	۳۱۳ "
۸	" عبدالرحیم صاحب مدہوش	"	۳۱۳ "
۹	" خالق داد صاحب	"	۳۱۳ "
۱۰	" چوہدری منیر نواز صاحب	"	۳۱۳ "
۱۱	ڈاکٹر عبدالسلام صاحب	"	۳۱۳ "
۱۲	ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری منجانب والد صاحب مرحوم	"	۳۱۳ "
۱۳	" " " منجانب خود	"	۳۷۴ "
۱۴	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری	"	۳۱۳ "
۱۵	مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ	"	۳۴۳ "
۱۶	" " " منجانب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	"	۳۱۶ "
۱۷	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ	"	۴۰۰ "
۱۸	محترمہ مظہر سلیم صاحبہ	"	۳۱۳ "
۱۹	مکرم ماسٹر ظہور الدین صاحب ماڑی پور	"	۳۱۳ "
۲۰	" ناصر احمد صاحب ظفر ۲/۷ تیرہ ق کراچی نمبر ۱۸	"	۳۱۳ "
۲۱	" چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ	"	۳۱۳ "
۲۲	" نعیم احمد خان صاحب	"	۳۱۳ "
۲۳	" مرزا عبدالوحید بیگ صاحب	"	۳۱۳ "
۲۴	" عطاء الرحیم صاحب (حال سیرالیون)	"	۳۱۳ "
۲۵	" شیخ رفیق الرحمٰن صاحب	"	۳۱۳ "
۲۶	" غلام احمد صاحب کمیشن ایجنٹ کنری	"	۳۱۳ "
۲۷	مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد سٹیٹ	نصرت آباد	۳۱۳ "
۲۸	مکرم شریف احمد صاحب	کروڑ لعل عیسن	۳۱۳ "
۲۹	" بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن	لاہور	۳۳۳ "
۳۰	" چوہدری مسعود علی صاحب	ہانڈو گوجر	۳۱۳ "
۳۱	" رائے قاسم علی صاحب	جھنگ حاکم والا	۳۱۳ "
۳۲	میاں محمد احمد صاحب	بہاولپور	۳۱۳ "
۳۳	رشید احمد صاحب	مراد کلاتھ ہاؤس لائل پور	۳۱۳ "
۳۴	چوہدری سلطان احمد صاحب دلو چوہدری جہان خان صاحب مہاجر گٹ لونچے		۳۱۳ "
۳۵	محمد افضل صاحب منجانب والد صاحب چوہدری جہان خان صاحب	"	۳۱۳ "
۳۶	عبدالباسط صاحب منجانب والد صاحب مرحوم	لوہری والا	۳۱۳ "
۳۷	چوہدری سکندر حیات صاحب دلو چوہدری سردار خان صاحب مہاجر گٹ لونچے		۳۱۳ "

امانت تحریک جدید کی اہمیت

المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں - یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے - یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی - غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید)

محمود آباد فارم میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲/۶۸ ۵ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں زیر صدارت ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت از یعقوب احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیز فاروق احمد نے پڑھی ان کے بعد مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے تربیتی تقریر فرمائی جس میں نظام جماعت کی پابندی، نماز باجماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک وقف عارضی کے بارہ میں خصوصیت سے توجہ دلائی۔ بالآخر صاحب صدر نے ان نصائح پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضری بفضلہ تعالیٰ اچھی تھی۔ جلسہ کے بعد ۶ دوستوں نے وقف عارضی میں اپنے آپ کو پیش کیا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد)

لجنہ اماء اللہ بی سرروڈ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲/۶۸ ۹ بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ بی سرروڈ ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم اصلاح وارشاد نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے "احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ دوران تقریر آپ نے تربیت اولاد۔ نماز باجماعت کی بچوں کو تاکید کرنے۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اپنے نمونہ کو بہتر بنانے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

لجنہ کی حاضری اچھی تھی۔ محترم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بی سرروڈ ضلع تھرپارکر)

درخواستِ دعا

میری بیوی کو قدرے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی تکلیف چل رہی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے نیز کاروبار بھی مندا ہے جس سے سخت پریشان اور مشکلات درپیش ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار رحمت اللہ - خان پور)

اسلام دوبارہ ترقی کرے گا اور اپنے مخالفوں پر غالب آئے گا

خدائی بشارتوں کے مطابق وہ وقت ضرور آئیگا جبکہ اسلام کا جھنڈا ساری دُنیا پر لہرائے گا،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کے بالآخر دُنیا میں غالب آنے کے خدائی وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"آج یورپین ممالک بامِ عروج پر پہنچے ہوئے ہیں اُن کی تہذیب، اُن کا تمدن اور ان کی ایجادات کو دیکھ کر سب دُنیا دنگ ہے اور یہ لوگ خود بھی اِن سب باتوں کو اپنی فوقیت میں پیش کرتے ہیں۔ آج ہر ملک کی نگاہ ان کی طرف اٹھتی ہے اور ہر قسم کے علوم کا منبع ان کے ممالک کو سمجھا جاتا ہے، مسلمانوں کی وہ حکومتیں جن سے دُنیا کانپ اٹھتی تھی جن کے سامنے یورپین ملکوں کے لوگ شاگردوں کی طرح بیٹھتے تھے جن کے گھوڑوں نے ان کے ملکوں کو روند ڈالا۔ آج سمٹ سمٹا کر محدود علاقوں میں رہ گئی ہیں۔ وہ شیر جس کے سامنے سب ممالک چوہوں کی طرح تھے۔ آج وہ شیر اتنا کمزور اور ضعیف ہے کہ یہ چوہے اس کے جسم پر دوڑتے پھر رہے ہیں اور اس کو نوچتے ہیں اور شیر میں اتنی قوت نہیں کہ ان چوہوں کو بدن سے ہٹا سکے۔

آج کا مسلمان بھی مایوس ہو چکا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسلام آج ہے تو کل نہیں اور جو کوئی یورپین ممالک میں جاتا ہے اور وہاں کی ترقی اور عروج کو بنظر خود مشاہدہ کرتا ہے وہ مجسم یاس اور ناامیدی بن جاتا ہے اور واپس پہنچ کر یہی پیغام دیتا ہے کہ اسلام کا اب خدا ہی حافظ ہے۔ بظاہر اس کے دوبارہ ترقی کرنے کا امکان نہیں۔ کیونکہ ایک طرف اس کے دشمنوں نے اس کی سیاسی طاقت کو ختم کر دیا ہے اور دوسری طرف اسلام کے ماننے والوں نے خود اسلام کو خیرباد کہہ دیا اور یورپ کو اپنا امام سمجھ کر اس کی اقتدار کو فخر خیال کرنے لگ گئے اور انہوں نے یہ بھلا دیا کہ ایک مسلمان کو جو کتاب بطور مکمل ضابطہ حیات کے دی گئی ہے وہ اس لئے نہیں کہ یہ دوسروں سے راہنمائی حاصل کرے بلکہ اس لئے ہے تا لوگ اس کے نور سے منور ہوں اور اس کی پیروی سے دین و دُنیا میں فائدہ اٹھائیں

درحقیقت اسلام کا تنزل اور یورپین ممالک کا یہ عروج بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خبریں آج سے تیرہ سو سال پہلے بتا دی تھیں۔ اور اتنی تفصیل سے بتائیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سینما کی فلم دکھائی جاتی ہے اسیطرح آپ کو وہ تمام حالات پردہ پر دکھا دیئے گئے جن سے اسلام دوچار ہونے والا تھا۔ اور ان سب واقعات کے رونما ہونے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہر لگا دی۔ کیونکہ اتنا علم غیب جتنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کبھی کسی شخص کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدائے عالم الغیب اس کو نہ بتائے۔ پس اسلام کا یہ ضعف، یہ بے کسی اس واسطے نہیں کہ ہم گھبرا جائیں، ہم مایوس ہو جائیں بلکہ جس خدا نے اسلام کے تنزل کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اور آپ نے اپنے صحابہ کو بتائی اور وہ لفظ بلفظ پوری بھی ہوئی۔ اُسی خدا کی طرف سے آپ کو ایک اور خبر بھی دی گئی اور وہ یہ کہ اسلام دوبارہ ترقی کرے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اس سے ٹکرانے والے پاش پاش ہوں گے اور اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالےٰ خود کرے گا۔ جس طرح کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا اسی طرح آخری زمانہ میں دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح دُنیا میں آئے گی۔ اور خدا کی نصرت اور اس کے فضل کو جذب کرے گی۔ اور ملائکہ کی فوجیں آسمان سے اتر کر کمزوروں کو طاقتور اور سلطنتوں کا وارث بنا دیں گی۔ پس کسی مسلمان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے۔ اور انتہائی کوشش میں لگے رہنا چاہیئے کہ مناسب اسباب اور ذرائع کے اختیار کرنے سے جلد سے جلد وہ مقصد حاصل ہو جائے۔ اور پورے وثوق کے ساتھ اُس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے جس کی خبر محمد رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے"۔

تفسیر کبیر جلد ششم
جز چہارم حصہ چہارم
صفحہ (۱۲۱)، ۱۲۲

احباب جماعت ہائے احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

(مکرم مولوی ابوالعطا صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد)

پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ جس جس ملک اور شہر میں مسلمانوں نے اپنے ہاں کی مسجدوں کے نام بطور تبرک مسجد اقصیٰ رکھے ہوئے ہیں احباب ان کے بارے میں مکمل اطلاع فرمائیں مشرقی افریقہ سے ایک مسجد اقصیٰ کے متعلق خط موصول ہوا ہے۔ البتہ بھارت اور پاکستان کے متعدد شہروں میں "مسجد اقصیٰ" نامی مساجد کے موجود ہونے کی اطلاعات آ رہی ہیں مثلاً لائل پور شہر میں "مسجد اقصیٰ اہل حدیث" موجود ہے۔ ناظم آباد کراچی میں مسجد اقصیٰ قائم ہے جس کے انتظام کے لئے سرکاری طور پر ایک ٹرسٹ رجسٹرڈ ہے۔ ایسی بارہ مساجد کا ذکر ماہنامہ الفرقان ربوہ (فروری ۱۹۶۸ء) میں کر دیا گیا ہے اور بعض کے باقاعدہ فوٹو بھی شائع کر دیئے گئے ہیں۔

مگر ابھی ضرورت ہے کہ احباب بالخصوص بیرون پاکستان کے احباب خاص توجہ سے معلومات فراہم فرمائیں۔ ہو سکے تو ایسی مساجد کے فوٹو بھی برائے اشاعت بھیج کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

لیکچرار تاریخ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچرار کی ضرورت ہے جو بورڈ اور ڈگری کی کلاسوں کو تاریخ پڑھا سکے۔

امیدوار کم از کم سیکنڈ ڈویژن ایم اے (تاریخ) ہونا ضروری ہے۔

گریڈ ۔ ۲۴۰ - ۱۵ - ۳۷۵ / ۱۵ - ۴۶۵ جمع ۲۰ فی صد مہنگائی الاؤنس

ربوہ میں ملازمت کے خواہشمند اپنی درخواستیں فوراً ۲۵ فروری تک بنام پرنسپل بھجوا دیں

(قاضی محمد اسلم ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ڈگری رونگ ٹیم نے یونیورسٹی چیمپئن شپ جیت لی

لاہور میں یونیورسٹی سپورٹس کی طرف سے ۱۳/۲/۶۸ تا ۱۷/۲/۶۸ کشتی رانی کے مقابلے ہوئے جس میں آٹھ کالجوں نے حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں ٹی آئی کالج کی ٹیم نے دوسرے ہی دن ہیلی کالج کو (Bump) ہپ کے اوّل پوزیشن حاصل کی اور اخیر دن تک اوّل پوزیشن کو برقرار رکھ کر سالِ رواں کی رونگ چیمپئن ٹیم ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور ٹرافی جیت لی۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی کالج اور طلباء کے لئے بابرکت بنائے آمین۔

درخواستِ دُعا

لاہور بذریعہ تار مکرم اخوند فیاض احمد کی مرسلہ اطلاع کے مطابق ۲۰ فروری کو ان کے فرزند کا اپریشن ہونا تھا۔ انہوں نے احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ اپریشن کی کامیابی اور عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

۲- میرے ماموں محترم فضل الٰہی صاحب ارشد (گرامی پلاٹ ربوہ) لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہدایت احمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴